

سچائی کیا ہے؟ - نمبر چار

آپ کا دل نہ گھبرائے

Jeff Pippenger

2023-09-09

1798 میں ملرائٹ تاریخ کے آغاز میں، کتابِ دانی ایل میں دریائے اولای کی رویا کی مہر کھولی گئی، جس کے نتیجے میں علم میں اضافہ ہوا جس نے عبادت گزاروں کے دو طبقوں کو آزمایا اور ظاہر کیا۔ اولای کی یہ رویا خدا کے لوگوں کے لیے اندرونی پیغام کی نمائندگی کرتی ہے، جس کی نمائندگی مکاشفہ کی کتاب کے باب دو اور تین کی سات کلیسیائی کرتی ہیں۔ 1798 میں شروع ہونے والی اس نبوتی تاریخ کے اختتام پر، 12 تا 17 اگست 1844 کو ایکسٹر کیمپ میٹنگ میں، آدھی رات کی پکار کے پیغام کی مہر اس وقت کھولی گئی جب یہوداہ کے قبیلے کے شیر نے ایک پوشیدہ سچائی پر سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا، جس کے نتیجے میں علم میں اضافہ ہوا جس نے عبادت گزاروں کے دو طبقوں کو آزمایا اور ظاہر کیا۔

1989 میں، جب، جیسا کہ دانی ایل باب 11 آیت 40 میں بیان ہے، سابق سوویت یونین کی نمائندگی کرنے والے ممالک پاپائیت اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ہاتھوں بہا دیے گئے، تو کتابِ دانی ایل میں دریائے حدیقل کی رؤیا کی مہر کھول دی گئی، جس سے معرفت میں اضافہ ہوا جس نے عبادت گزاروں کی دو جماعتوں کو آزمایا اور ظاہر کیا۔ دریائے حدیقل کی یہ رؤیا خدا کے لوگوں کے دشمنوں کے خارجی پیغام کی نمائندگی کرتی ہے، جیسا کہ کتابِ مکاشفہ کی سات مہروں میں دکھایا گیا ہے۔ اُس نبوتی تاریخ کے اختتام پر جو 1989 میں شروع ہوئی تھی، جولائی 2023 کے آخری چند ہفتوں سے، قبیلہ یہوداہ کے شیر نے ایک پوشیدہ سچائی پر سے اپنا ہاتھ ہٹا کر آدھی رات کی پکار کے پیغام کی مہر کھولنے کے عمل کا آغاز کیا، جو معرفت میں ایسا اضافہ پیدا کر رہا ہے جو آزمائش بن رہا ہے اور بالآخر خدا کے لوگوں میں عبادت گزاروں کی دو جماعتوں کو ظاہر کرے گا۔

یوحنا کے چودھویں باب کی پہلی آیت میں، مسیح شاگردوں کو یہ حوصلہ دیتے ہیں کہ وہ اپنے دلوں کو پریشان نہ ہونے دیں۔

تمہارا دل نہ گھبرائے۔ تم خدا پر ایمان رکھتے ہو تو مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ یوحنا ۱۴:۱۔

چند ہی گھنٹوں میں مسیح گرفتار کر لیے گئے اور تھوڑی ہی دیر بعد وہ مصلوب کیے گئے، دفنائے گئے اور پھر جی اٹھے۔ باپ کے پاس چلے جانے کے بعد وہ اپنے شاگردوں کے پاس واپس آئے۔

اور جب وہ اس طرح باتیں کر رہے تھے تو یسوع خود اُن کے درمیان آ کھڑا ہوا اور اُن سے کہا، تم پر سلامتی ہو۔ لیکن وہ گھبرا گئے اور ڈر گئے اور انہوں نے خیال کیا کہ وہ ایک روح دیکھ رہے ہیں۔ اُس نے اُن سے کہا، تم کیوں گھبرائے ہوئے ہو؟ اور تمہارے دلوں میں شک کیوں اٹھتے ہیں؟ لوقا 38-24:36۔

اصلاح کے سلسلے میں پہلی مایوسی اُس وقت پیش آتی ہے جب خدا کے لوگ پہلے سے ظاہر کی گئی سچائی کو بھول جاتے ہیں۔ صلیب کے بحران میں جب اُن کا خوف اور مایوسی ظاہر ہوئی، اُس سے ایک ہفتے سے بھی کم عرصہ پہلے یسوع نے اُن سے جو کہا تھا، شاگرد اسے بھول چکے تھے۔ پہلی مایوسی کے بعد ایک انتظار کا وقت آتا ہے، جسے دس کنواریوں کی تمثیل میں دولہا کی غیر موجودگی سے ظاہر کیا گیا ہے۔ یسوع نے براہِ راست شاگردوں سے کہا تھا کہ وہ اپنے باپ کے پاس جا رہا ہے مگر واپس آئے گا۔ جو پیشگی آگاہی اس نے شاگردوں کو دی تھی، وہ انہیں بحران سے مغلوب ہونے سے نہ روک سکی۔ دس کنواریوں کی تمثیل کے سیاق میں، بحران وہ مقام ہے جہاں کردار ظاہر ہوتا ہے، مگر کبھی تشکیل

نہیں پاتا۔ یسوع نے شاگردوں کو چنا اور مقرر کیا تھا، اور اس نے یہی سچائی بحران سے پہلے انہیں بتا دی تھی۔

تم نے مجھے نہیں چنا، بلکہ میں نے تمہیں چنا اور مقرر کیا کہ تم جا کر پھل لاؤ اور تمہارا پھل قائم رہے تاکہ جو کچھ تم باپ سے میرے نام سے مانگو وہ تمہیں دے۔ یوحنا 15:16۔

باوجود اس کے کہ وہ منتخب کیے گئے تھے، یہ بات انہیں بحران کے ہاتھوں مغلوب ہونے سے نہ روک سکی۔

کردار بحران میں ظاہر ہوتا ہے۔ جب آدھی رات کو پرخلوص آواز نے اعلان کیا، 'دیکھو، دولہا آ رہا ہے؛ اس سے ملنے کے لیے باہر نکل آؤ،' تو سوئی ہوئی دوشیزائیں اپنی نیند سے جاگ اٹھیں، اور یہ معلوم ہو گیا کہ کس نے اس موقع کے لیے تیاری کی تھی۔ دونوں گروہ بے خبری میں تھے، مگر ایک ہنگامی صورتِ حال کے لیے تیار تھا، اور دوسرا بے تیاری میں پایا گیا۔ کردار حالات سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہنگامی حالتیں کردار کے اصل جوہر کو نمایاں کر دیتی ہیں۔ کوئی اچانک اور ناگہانی مصیبت، غم جدائی یا بحران، کوئی غیر متوقع بیماری یا کرب—کوئی ایسی چیز جو روح کو موت کے روبرو کر دے—کردار کی باطنی حقیقت کو آشکار کر دیتی ہے۔ یہ ظاہر ہو جائے گا کہ آیا خدا کے کلام کے وعدوں پر حقیقی ایمان موجود ہے یا نہیں۔ یہ بھی ظاہر ہو جائے گا کہ آیا روح فضل سے سنبھالی جاتی ہے یا نہیں، آیا چراغ کے ساتھ برتن میں تیل ہے یا نہیں۔

"آزمائش کے اوقات سب پر آتے ہیں۔ خدا کی طرف سے آزمائش اور پرکھ کے دوران ہم کیسا رویہ اختیار کرتے ہیں؟ کیا ہمارے چراغ بجھ جاتے ہیں، یا ہم انہیں بدستور جلائے رکھتے ہیں؟ کیا ہم اس کے ساتھ اپنے تعلق کے باعث، جو فضل اور سچائی سے بھرپور ہے، ہر ہنگامی صورتِ حال کے لیے تیار ہیں؟ پانچ دانشمند کنواریاں اپنا کردار پانچ نادان کنواریوں کو نہیں دے سکتی تھیں۔ کردار ہمیں بطور افراد خود تشکیل دینا ہوتا ہے۔" 17, Review and Herald, اکتوبر، 1895۔

کتاب مکاشفہ کی ابتدائی آیات میں جس یسوع مسیح کے مکاشفہ کی نشاندہی کی گئی ہے، وہ کلیسیا کے لیے اور بعد ازاں دنیا کے لیے آخری تنبیہی پیغام ہے۔ وہ مکاشفہ مہلت کے اختتام سے عین پہلے یہوداہ کے قبیلے کے شیر کے ذریعے مہر کھلتا ہے، جس کی شناخت مکاشفہ باب پانچ میں اس واحد ہستی کے طور پر کی گئی ہے جو مہر بند کتاب کو کھولنے کے لائق ہے۔

اور بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے کہا، رو مت؛ دیکھو، یہوداہ کے قبیلے کا شیر، داؤد کی جڑ، غالب آیا ہے کہ وہ کتاب کھولے اور اس کی سات مہریں کھول دے۔ مکاشفہ 5:5

یہوداہ کے قبیلے کا شیر بھی "جڑ داؤد" ہے، اور وہ "ابن داؤد" بھی ہے اور وہ داؤد کا خداوند بھی ہے۔ یہوداہ کے قبیلے کے شیر سے قائم کی گئی یہ نسبت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ جب یہوداہ کے قبیلے کا شیر کسی سچائی پر مہر لگاتا یا اسے کھول دیتا ہے، تو وہ "پہلے ذکر" کے اصول کو بروئے کار لاتا ہے، جو کسی چیز کے آغاز سے اس کے انجام کی شناخت کراتا ہے، جیسا کہ یسوع کے "جڑ داؤد" ہونے سے ظاہر ہے۔ جب کسی سچائی کو اختتام کے "ایک" وقت میں کھولا جاتا ہے، تو دانیال باب بارہ میں دکھائے گئے مطابق ایک تطہیری عمل شروع ہو جاتا ہے۔

یہ یہوداہ کے قبیلے کا شیر تھا جس نے کتاب کی مہر کھولی اور یوحنا کو ان باتوں کا مکاشفہ دیا جو ان آخری دنوں میں ہونے والی تھیں۔ دانی ایل اپنے حصے میں قائم رہا تاکہ اپنی گواہی دے، جو وقتِ آخر تک مہر بند رہی، جب ہمارے جہان میں پہلے فرشتے کا پیغام منادی کیا جانا تھا۔ یہ امور ان آخری دنوں میں لامحدود اہمیت رکھتے ہیں، لیکن جب کہ 'بہت سے پاک کیے جائیں گے، اور سفید کیے جائیں گے، اور آزمائے جائیں گے،' بدکار بدی ہی کریں گے: اور بدکاروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا۔ Manuscript Releases، جلد 14، 15، 18۔

یہوداہ کے قبیلے کے شیر کے طور پر یسوع کا کام ہے حد اہمیت کا حامل ہے، مگر 'بدکاروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا' اُس کے کام یا اُس پیغام کو جس کی مہر کھول دی گئی ہے۔

اور اُس نے کہا، اے دانیال، تو اپنی راہ جا کیونکہ یہ باتیں آخر کے وقت تک بند کر دی گئی ہیں اور ان پر مہر لگا دی گئی ہے۔ بہتیرے پاک کیے جائیں گے اور سفید کیے جائیں گے اور آزمائے جائیں گے لیکن شریر شریری ہی کریں گے اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا لیکن دانشمند سمجھیں گے۔
دانیال 12:9، 10.

آزمائش کا عمل تین مراحل سے ظاہر کیا گیا ہے: "پاک کیا گیا، سفید کیا گیا، اور آزما یا گیا۔" یہ تین مراحل "ابدی انجیل" کے انہی تین مراحل کی نمائندگی کرتے ہیں، جو پہلے فرشتے کے پیغام میں یوں بیان ہوتے ہیں: خدا سے ڈرو (پاک کیا گیا)، اُسے جلال دو (سفید کیا گیا)، کیونکہ اس کی عدالت کی گھڑی آ پہنچی ہے (آزما یا گیا)۔ یہ تینوں مراحل "سچائی" ہیں، جیسا کہ عبرانی حروف تہجی کے پہلے حرف، تیرہویں حرف اور آخری حرف سے ظاہر ہوتا ہے، اور جب ان حروف کو اسی ترتیب سے یکجا کیا جائے تو عبرانی زبان کا لفظ "سچائی" بن جاتا ہے۔

وہ تین قدم 'راہ' ہیں، کیونکہ آساف کے مطابق زبور 77:13 میں خدا کی راہ مقدس میں لے جا یا جاتا ہے جو تقدیس کی نمائندگی کرتا ہے، جو "سفید کیا جانا" کا عمل ہے۔

اور بزرگوں میں سے ایک نے جواب دے کر مجھ سے کہا، یہ جو سفید جاموں میں ملبوس ہیں یہ کون ہیں؟ اور یہ کہاں سے آئے ہیں؟ میں نے اس سے کہا، اے صاحب، تو ہی چانتا ہے۔ اس نے مجھ سے کہا، یہ وہ ہیں جو بڑی مصیبت سے نکل کر آئے ہیں، اور انہوں نے اپنے جامے برہ کے خون میں دھو کر سفید کیے ہیں۔ مکاشفہ 7:13، 14.

مُبرر اور مُقدس گنہگار پھر اُس عدالت میں "محاکمہ" ہونے کے لیے تیار ہوتا ہے جس کی نمائندگی قدس الاقداس کرتا ہے۔ یسوع "راہ"، "سچائی" اور "زندگی" ہے۔ راہ ابتدا ہے، سچائی وسط ہے اور زندگی انجام ہے۔ اگر ہم پہلے قدم سے پاک کیے جائیں، تو ہم راہ پر ہیں، جو مُبرروں کی راہ ہے۔

لیکن راستباز کی راہ چمکتی روشنی کی مانند ہے جو کامل دن تک زیادہ سے زیادہ چمکتی جاتی ہے۔ امثال 4:18.

دوسرا قدم راستبازی کا اظہار ہے جو اُس کی سچائی کے وسیلے سے پورا ہوتا ہے، کیونکہ اُس کا کلام سچائی ہے۔

انہیں اپنی سچائی کے وسیلے سے پاک کر: تیرا کلام سچائی ہے۔ یوحنا 17:17.

جو راستباز ٹھہرائے گئے ہیں اُن کی نمائندگی پہلا قدم کرتا ہے، اور جو پاک ٹھہرائے گئے ہیں اُن کی نمائندگی دوسرا قدم کرتا ہے۔ پہلے دو قدم اُن لوگوں کو جو راستباز اور پاک ٹھہرائے گئے ہیں، عدالت میں داخل ہونے اور ابدی زندگی پانے کے لیے تیار کرتے ہیں۔ یسوع ہی راہ، حق اور زندگی ہے۔

باطنی راستبازی کی گواہی ظاہری راستبازی دیتی ہے۔ جو باطناً راستباز ہے وہ سنگ دل اور بے رحم نہیں ہوتا، بلکہ روز بروز قوت سے قوت کی طرف بڑھتے ہوئے مسیح کی صورت میں ڈھلتا جاتا ہے۔ جو سچائی کے سبب تقدیس پارہا ہے وہ ضبط نفس رکھے گا، اور مسیح کے نقش قدم پر چلتا رہے گا یہاں تک کہ فضل جلال میں گم ہو جائے۔ وہ راستبازی جس کے وسیلے سے ہم راست ٹھہرائے جاتے ہیں ہمیں منسوب کی جاتی ہے؛ اور وہ راستبازی جس کے وسیلے سے ہم پاک کیے جاتے ہیں عطا کی جاتی ہے۔ پہلی آسمان کے لیے ہمارا حق ہے، دوسری آسمان کے لیے ہماری اہلیت ہے۔ Review and Herald, June 4, 1895

یوحنا باب چودہ سے باب سترہ تک بار بار اس بات پر گفتگو ہوتی ہے کہ جب مسیح انہیں چھوڑ کر اپنے باپ کے پاس جاتے ہیں تو شاگردوں کا ردعمل کیا ہوگا۔ وہ واپس آنے کا وعدہ کرتے ہیں، اور وہ سمجھتے تھے (اگرچہ شاگرد نہیں سمجھتے تھے) کہ جلد آنے والا بحران ایک گہری مایوسی پیدا کرے گا۔ ان چار ابواب میں روح القدس کی شناخت اور تعریف کو "تسلی دینے والا" کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ انجیل یوحنا میں روح القدس کو چار مرتبہ "تسلی دینے والا" کہا گیا ہے، اور ایک مرتبہ 1 یوحنا میں؛ لیکن وہاں یہ لفظ "وکیل" کے طور پر ترجمہ ہوا ہے۔ یہ لفظ نئے عہد نامے میں کہیں اور نہیں ملتا۔

عہد عتیق میں ایک عبرانی لفظ آیا ہے جس کا ترجمہ واعظ باب چار آیت ایک میں اور مراثی ارمیہ باب ایک آیات نو اور سولہ میں "تسلی دینے والا" کیا گیا ہے۔ ان تینوں حوالہ جات میں بتایا گیا ہے کہ ظالموں نے خدا کے لوگوں پر ظلم ڈھایا ہے اور انہیں اپنی اس پریشانی اور مایوسی میں سہارا دینے والا کوئی تسلی دینے والا میسر نہیں۔

روح القدس کی 'تسلی دینے والا' کے طور پر شناخت اُس عبارت میں سامنے آتی ہے جس میں یسوع اپنے شاگردوں کو اُس بہت بڑی مایوسی کے لیے تیار کرنا چاہتا ہے جو صرف چند گھنٹوں کے فاصلے پر تھی۔ اسی تناظر میں وہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ اپنی غیر موجودگی میں بھی روح القدس موجود رہے گا تاکہ انہیں تسلی دے۔ روح القدس کو 'تسلی دینے والا' کے سیاق میں متعارف کراتے ہوئے، یسوع اُس کام کی خصوصیات واضح کرتا ہے جو یہ تسلی دینے والا انجام دے گا۔

یسوع کی اپنی رخصتی اور واپسی کا بار بار ذکر، اسی موضوع کو اس عبارت کے بنیادی موضوع کے اعتبار سے فہرست میں سرفہرست رکھتا ہے۔

یوحنا 2:14-4، 18، 19، 28، 5:16-7، 10، 28، 11:17-13 وہ آیات ہیں جو دس کنواریوں کی تمثیل میں انتظار کے وقت سے براہ راست متعلق ہیں۔ پچھلی آیات کے ساتھ درج ذیل عبارت بھی شامل ہے جو تکرار کے ذریعے اسی انتظار کے وقت پر زور دیتی ہے، کیونکہ "خداوند ایسی باتیں نہیں دہراتا جو کوئی بڑی اہمیت نہ رکھتی ہوں"۔

کچھ ہی دیر میں تم مجھے نہیں دیکھو گے، اور پھر کچھ ہی دیر بعد تم مجھے دیکھو گے، کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔ پھر اُس کے بعض شاگرد آپس میں کہنے لگے، یہ کیا بات ہے جو وہ ہم سے کہتا ہے، "کچھ ہی دیر میں تم مجھے نہیں دیکھو گے، اور پھر کچھ ہی دیر بعد تم مجھے دیکھو گے" اور "اس لیے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں؟" پس وہ کہنے لگے، یہ "کچھ ہی دیر" کہنے سے اُس کی کیا مراد ہے؟ ہم نہیں سمجھتے وہ کیا کہتا ہے۔ یسوع جانتا تھا کہ وہ اُس سے پوچھنا چاہتے ہیں، سو اُس نے اُن سے کہا، کیا تم آپس میں اس بات پر گفتگو کر رہے ہو جس کے بارے میں میں نے کہا تھا، "کچھ ہی دیر میں تم مجھے نہیں دیکھو گے، اور پھر کچھ ہی دیر بعد تم مجھے دیکھو گے"؟ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں، تم روؤ گے اور ماتم کرو گے، مگر دنیا خوش ہوگی؛ تم غمگین ہو گے، لیکن تمہارا غم خوشی میں بدل جائے گا۔ جب کوئی عورت زچگی میں ہوتی ہے تو اسے دکھ ہوتا ہے، کیونکہ اُس کی گھڑی آپہنچی ہے؛ لیکن جب وہ بچہ جن دیتی ہے تو اس خوشی کے سبب کہ دنیا میں ایک انسان پیدا ہوا ہے، وہ اُس اذیت کو پھر یاد نہیں کرتی۔ اور اب تمہیں غم ہے؛ مگر میں تمہیں پھر دیکھوں گا اور تمہارے دل خوش ہوں گے، اور تمہاری خوشی تم سے کوئی چھین نہ سکے گا۔ یوحنا 16:16-22۔

باب چودہ سے باب سترہ تک کم از کم اکیس آیات اس مدت کی نشان دہی کرتی ہیں جس میں شاگردوں کو مسیح کی واپسی کے لیے انتظار کرنا تھا۔ یہ مدت مسیح کی موت سے شروع ہوتی اور اُس کی اپنے باپ کے پاس سے واپسی تک جاری رہتی۔ اُس کی واپسی کے لیے جس مدت تک انہیں انتظار کرنا تھا، وہ دس کنواریوں کی تمثیل میں آنے والی تاخیر کی مدت کی علامت ہے۔ جس طرح لوقا کے بیان میں عمواس کے شاگردوں کا واقعہ ہے، اسی طرح صلیب سے وابستہ مایوسی نبوتی طور پر اُس

تاخیر کے زمانے کی ابتدا کی علامت بنتی ہے جو پہلی مایوسی کے بعد آتا ہے۔

بائبل کی پہلی کتاب کی پہلی عبارت میں ہمیں تخلیق کا بیان ملتا ہے اور ہم آسمانی تین شخصیتوں کو پہچانتے ہیں۔ بائبل کی آخری کتاب کی پہلی عبارت میں بھی ہمیں آسمانی تین شخصیتیں نظر آتی ہیں۔ جن چار ابواب پر ہم غور کر رہے ہیں، ان میں بھی ہم آسمانی تین شخصیتوں کو پاتے ہیں۔ اس حقیقت کو پہچاننا ہمیں یہ اجازت دیتا ہے کہ ہم یوحنا کے چار ابواب کو پیدائش باب 1 آیت 1 سے لے کر باب 2 آیت 3 تک کی نبوی ترتیب پر اور مکاشفہ باب 1 آیات 1 تا 11 پر منطبق کریں۔

اس عبارت میں یسوع تو ما سے کہتا ہے کہ اگر کسی نے یسوع کو دیکھا ہے تو اُس نے باپ کو دیکھا ہے۔ یہ عبارت یہ بھی واضح کرتی ہے کہ مسیح اپنی موجودگی سے شاگردوں کو تسلی دیتا تھا، لیکن جب وہ چلا جائے گا تو وہ "ایک اور" "تسلی دینے والا" بھیجے گا۔ روح القدس تسلی دینے والا ہے، مگر مسیح بھی تسلی دینے والا تھا۔

اگر تم مجھے جانتے ہو تو میرے باپ کو بھی جانتے ہو اور اب سے تم اُسے جانتے ہو اور اُسے دیکھا بھی ہے۔ فلپس نے اُس سے کہا، اے خداوند، ہمیں باپ کو دکھا دے تو یہ ہمارے لیے کافی ہوگا۔ یسوع نے اُس سے کہا، کیا میں اتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں اور پھر بھی تو مجھے نہیں جانتا، فلپس؟ جس نے مجھے دیکھا ہے اُس نے باپ کو دیکھا ہے؛ پھر تو کیوں کہتا ہے کہ ہمیں باپ کو دکھا؟ یوحنا 9:14-7

تھامس ایڈونٹسٹ تحریک میں اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو آسمانی ثلاثہ کے باہمی تعلق کی گواہی کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں، حالانکہ غالباً انہوں نے بارہا وہ گواہیاں پڑھی ہیں جو اس سچائی کی تائید کرتی ہیں۔

اور میں باپ سے درخواست کروں گا، اور وہ تمہیں ایک اور مددگار دے گا تاکہ وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے؛ یعنی روح حق، جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ وہ نہ اسے دیکھتی ہے نہ اسے جانتی ہے؛ مگر تم اسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہوگا۔ میں تمہیں یتیم نہ چھوڑوں گا؛ میں تمہارے پاس آؤں گا۔ تھوڑی ہی دیر بعد دنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی، مگر تم مجھے دیکھو گے؛ کیونکہ میں زندہ ہوں، تم بھی زندہ رہو گے۔ یوحنا 14:16-19

اگر ہم نے یسوع کو دیکھا ہے تو ہم نے باپ کو دیکھا ہے۔ یسوع "تسلی دینے والا" ہے اور روح القدس "ایک اور تسلی دینے والا" ہے۔ اگر ہم نے یسوع کو دیکھا ہے تو ہم نے باپ کو دیکھا ہے اور ہم نے تسلی دینے والے کو دیکھا ہے۔ بائبل میں "تسلی دینے والا" کا لفظ پانچ بار آیا ہے، اور یہ سب حوالہ جات رسول یوحنا ہی کے ہیں۔ پانچویں حوالے میں اس لفظ کا ترجمہ "وکیل" کے طور پر کیا گیا ہے۔

اے میرے بچو، میں یہ باتیں تمہیں اس لیے لکھتا ہوں کہ تم گناہ نہ کرو۔ اور اگر کوئی گناہ کرے تو ہمارے پاس باپ کے حضور ایک سفارشی ہے، یعنی یسوع مسیح راستباز۔ ۱ یوحنا ۲:۱

اگر کوئی شخص گناہ کرے تو ہمارے پاس ایک تسلی دینے والا ہے، راستباز یسوع مسیح۔ وکیل وہ ہے جو گناہگار کی طرف سے شفاعت کرتا ہے۔ پولس یسوع کے کام کو ہمارے وکیل کے طور پر بیان کرتا ہے۔

کون ہے جو مجرم ٹھہرائے؟ وہ مسیح ہے جو مر گیا، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وہ پھر جی اٹھا، جو خدا کے دینے ہاتھ پر بیٹھا ہے اور ہمارے لیے شفاعت بھی کرتا ہے۔ رومیوں 8:34

یسوع گناہگار کا وکیل ہے، اور اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ تسلی دینے والا ہے۔ اسی باب میں پولس پہلے ہی یہ بتا چکا تھا کہ روح القدس بھی ہماری شفاعت کرتا ہے۔

اسی طرح روح بھی ہماری کمزوریوں میں مدد کرتا ہے، کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ ہمیں جیسے چاہیے ویسے کس بات کے لیے دعا کرنی چاہیے؛ لیکن خود روح ایسی آہوں کے ساتھ جو بیان نہیں کی جا

سکتیں، ہماری طرف سے شفاعت کرتا ہے۔ اور دلوں کو پرکھنے والا جانتا ہے کہ روح کا خیال کیا ہے، کیونکہ وہ خدا کی مرضی کے مطابق مقدسوں کے لیے شفاعت کرتا ہے۔ رومیوں 8:26، 27۔

یسوع اور روح القدس دونوں کو تسلی دینے والا کہا گیا ہے، لہذا وہ دونوں ہمارے لیے شفاعت کرنے والے وکیل ہیں۔ آسمانی تین ہستیاں سب کی سب اُس عبارتِ انجیل یوحنا میں مذکور ہیں جس پر ہم غور کر رہے ہیں، اور جب اسے بائبل کی پہلی کتاب کی پہلی گواہی اور بائبل کی آخری کتاب کی پہلی گواہی کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے تو الوہیت کی تین ہستیوں کے باہمی تعلق اور کام کے بارے میں روشنی اور بھی نمایاں ہو جاتی ہے۔

باپ کو زمینی چیزوں کے ذریعے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ باپ الوہیت کی ساری معموری مجسم ہے، اور فانی آنکھوں سے اوجھل ہے۔ بیٹا الوہیت کی ساری معموری کا ظہور ہے۔ کلام خدا اسے 'اس کی ذات کی ٹھیک صورت' کہتا ہے۔ 'کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔' یہاں باپ کی شخصیت دکھائی گئی ہے۔

وہ تسلی دینے والا جسے مسیح نے، آسمان پر چڑھنے کے بعد، بھیجنے کا وعدہ کیا تھا، وہ روح ہے جو الوہیت کی پوری معموری میں ہے، اور مسیح کو ذاتی نجات دہندہ کے طور پر قبول کرنے اور اُس پر ایمان لانے والے سب کے لیے الہی فضل کی قدرت کو ظاہر کرتا ہے۔ آسمانی تثلیث کی تین زندہ شخصیتیں ہیں۔ ان تین قدرتوں — باپ، بیٹا اور روح القدس — کے نام سے وہ سب جو زندہ ایمان سے مسیح کو قبول کرتے ہیں بپتسمہ پاتے ہیں، اور یہ قدرتیں مسیح میں نئی زندگی جینے کی اپنی کوششوں میں آسمان کے مطیع بندوں کے ساتھ تعاون کریں گی۔

گنہگار کو کیا کرنا چاہیے؟—مسیح پر ایمان لاؤ۔ وہ مسیح کی ملکیت ہے، خدا کے بیٹے کے خون سے خریدا گیا ہے۔ آزمائش اور ابتلا کے ذریعے نجات دہندہ نے انسانوں کو گناہ کی غلامی سے چھڑا لیا۔ پھر ہم گناہ سے نجات پانے کے لیے کیا کریں؟—خداوند یسوع مسیح پر گناہ بخشینے والے نجات دہندہ کے طور پر ایمان لاؤ۔ جو اپنے گناہ کا اقرار کرے اور دل کو فروتن کرے وہ بخشش پائے گا۔ یسوع گناہ بخشینے والا نجات دہندہ بھی ہے اور لامحدود خدا کا اکلوتا بیٹا بھی۔ معاف شدہ گنہگار یسوع مسیح کے وسیلے سے، جو ہمیں گناہ سے چھڑانے والا ہے، خدا سے میل ملاپ پا لیتا ہے۔ قداست کی راہ پر قائم رہتے ہوئے وہ خدا کے فضل کا مورد ٹھہرتا ہے۔ اسے کامل نجات، خوشی اور سلامتی، اور وہ حقیقی حکمت ملتی ہے جو خدا کی طرف سے آتی ہے۔

یسوع مسیح کے کفارہ بخش خون پر ایمان بخشش کی یقین دہانی ہے۔ مسیح ہر گناہ کو پاک کر سکتا ہے۔ اس قدرت پر روز بہ روز سادہ بھروسہ انسان کو ایسی تیز بصیرت دے گا کہ وہ پرکھ سکے کہ ان آخری دنوں میں کون سی چیز روح کو گناہ کی غلامی سے محفوظ رکھے گی۔ ایمان اور دعا کے وسیلے، مسیح کی معرفت کے ذریعے، اسے اپنی نجات کو پورا کرنا ہے۔

روح القدس ہمیں پہچان بخشتا ہے اور تمام سچائی کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ خدا نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا ہے تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ مسیح گنہگار کا نجات دہندہ ہے۔ مسیح کی موت نے گنہگار کو چھڑایا ہے۔ یہی ہماری واحد امید ہے۔ اگر ہم اپنی ذات کو پوری طرح سپرد کر دیں اور مسیح کے فضائل پر عمل کریں تو ہم ہمیشہ کی زندگی کا انعام پائیں گے۔

'جو بیٹے پر ایمان رکھتا ہے، اُس کے پاس روح بھی ہے۔' اُس کے پاس باپ بھی ہے۔ 'جو شخص باپ اور بیٹے پر ہمیشہ ایمان رکھتا ہے، اُس کے پاس روح بھی ہے۔ روح القدس اُس کا تسلی دہندہ ہے، اور وہ کبھی سچائی سے جدا نہیں ہوتا۔ بائبل ٹریننگ اسکول، 1 مارچ، 1906ء۔

آسمانی ثلاثہ کے کام اور باہمی تعلق پر حاصل ہونے والی اضافی روشنی سے بڑھ کر، اس عبارت میں آسمانی ثلاثہ کی پہچان اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ یہ چار ابواب اس پیغام کے ساتھ ہم آہنگ کیے جانے چاہئیں جس کی مہر اب یہوداہ کے قبیلے کا شیر کھول رہا ہے۔

عماؤس کے شاگردوں کی کہانی میں پیش کی گئی گواہی تین گواہیوں کی نمائندگی کرتی ہے، جو یہ واضح کرتی ہیں کہ صلیب کے بعد آنے والی مایوسی اور انتظار کے اوقات دراصل پہلی مایوسی کے بعد آنے والی مایوسی اور انتظار کے وقت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ایک اور گواہی بھی ہے جو اس بات کی تائید کرتی ہے کہ یوحنا کے چار ابواب میں پیش کی گئی تاریخ پہلی مایوسی کے حالات کی نمائندگی کرتی ہے۔

خدا کے کلام میں مذکور پہلی سچائی یعنی تخلیق کی کہانی کی آخری آیت تین الفاظ پر ختم ہوتی ہے، اور ان میں سے ہر لفظ ان تین حروف میں سے ایک حرف سے شروع ہوتا ہے جو لفظ سچائی بناتے ہیں، اور وہ بھی صحیح ترتیب سے۔ پیدائش کی کتاب میں تخلیق کی کہانی الفاظ "ابتدا میں" سے شروع ہوتی ہے اور یہ تین الفاظ "خدا نے پیدا کیا اور بنایا" پر ختم ہوتی ہے۔

ان تین الفاظ کے پہلے حروف جب یکجا کیے جائیں تو لفظ truth بنتا ہے۔ تخلیق کا بیان "ابتدا" سے شروع ہوتا ہے اور اُس لفظ پر ختم ہوتا ہے جسے ان حروف کے ذریعے علامتی طور پر ظاہر کیا گیا ہے جو الفا اور اومیگا کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اسی طرح، بائبل کی آخری کتاب کے ابتدائی حصے میں یسوع کو دو بار الفا اور اومیگا، ابتدا اور انتہا، اول اور آخر کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔ وہ تین حروف جو الفا اور اومیگا کی نمائندگی کرتے ہیں ایک اور شہادت فراہم کرتے ہیں کہ یوحنا کی عبارت کو ضرور پیدائش کے آغاز کی نبوتی عبارت اور مکاشفہ کے آغاز کی نبوتی عبارت کے ساتھ یکجا کیا جائے۔ اس شہادت کو معزی کے کام کی تفصیل میں پہچانا جاتا ہے۔ معزی کا کام انہی تین عبرانی حروف سے نمائندہ تین مرحلوں پر مشتمل کام ہے۔ الفا اور اومیگا کا نشان ہمیں یہ چار ابواب یسوع مسیح کے مکاشفہ کے پیغام کے اس سیاق میں رکھنے کی اجازت دیتا ہے جو مہلت ختم ہونے سے ذرا پہلے کھولا جاتا ہے۔

سات گرجیوں چار مخصوص نشان راہ (وقت کے مقررہ مواقع) اور تین مخصوص زمانی مدتوں کی نمائندگی کرتی ہیں، جو فرشتے کے اس نزول کے نشان راہ سے شروع ہوتی ہیں جو اپنے جلال سے زمین کو روشن کرنے والے۔ وہ نشان راہ ایک وقت کا موقع تھا۔ دوسرا نشان راہ (وقت کا موقع) پہلی مایوسی ہے، جو انتظار کی مدت کا آغاز کرتی ہے۔ انتظار کی مدت تیسرا نشان راہ (وقت کا موقع) تک لے جاتی ہے جہاں ایک سچائی کی مہر کھولی جاتی ہے اور اس سے ایک تحریک جنم لیتی ہے۔ وہ تحریک چوتھے نشان راہ (وقت کا موقع) پر اختتام پذیر ہوتی ہے جسے عدالت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یہ چار نشان راہ اور تینوں زمانی مدتیں، ہر ایک ایک گرج کی نمائندگی کرتی ہیں، یوں کل سات گرجیوں بنتی ہیں۔ یہ چار-تین کے امتزاج کی بھی نمائندگی کرتی ہیں۔

سابقہ مضامین میں ہم نے یہ نشان دہی کی ہے کہ سات کلیساؤں، سات مہروں اور سات نرسنگوں کے بارے میں پیش روؤں کی فہم 'چار اور تین' کے امتزاج کو تسلیم کرتی ہے۔ پہلی چار کلیسائیں، مہریں اور نرسنگے آخری تین کلیساؤں، مہروں اور نرسنگوں سے ممتاز ہیں۔ سات گرجیوں چار سنگ میل کی نمائندگی کرتی ہیں، لیکن ان چار سنگ میل کے اندر تین زمانی ادوار ہیں۔ 'چار اور تین' کا وہ الہی امتزاج جو کتاب مکاشفہ میں تین گواہوں (کلیسائیں، مہریں اور نرسنگے) پر قائم ہے، انہی گواہوں کی شہادت سے کتاب مکاشفہ کی سات گرجوں کے 'چار اور تین' کے امتزاج کی صحت بھی ثابت ہوتی ہے۔

تاہم سات گرجیوں جس تاریخی سلسلے کی نمائندگی کرتی ہیں، اسی کے اندر ایک اور پوشیدہ اور منفرد نبوتی سلسلہ مضمر ہے جو تین سنگ میل پر مشتمل ہے، اور یہ سنگ میل اُس علامت سے الگ ہیں جسے "سات گرجیوں" کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ لہذا جب ہم سات گرجوں کے نبوی تعلق کو اُس پوشیدہ تاریخ کے ساتھ دیکھتے ہیں جو اب منکشف کی جا رہی ہے، تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ سات

گرجیں چار سنگِ میل (وقت کے نکات) پیش کرتی ہیں اور پوشیدہ تاریخ تین سنگِ میل (وقت کے نکات) پیش کرتی ہے۔ کلیسیاؤں، مہروں، صوروں اور گرجوں کی طرح پوشیدہ تاریخ بھی تین سنگِ میل کی نمائندگی کرتی ہے جو سات گرجوں کے چار سنگِ میل کے ساتھ مربوط ہیں۔ پوشیدہ تاریخ میں بھی تین-چار کا امتزاج پایا جاتا ہے۔

اس پوشیدہ تاریخ میں، جو سات گرجوں میں مضمربے، تین منفرد سنگِ میل ہیں؛ ہر ایک 'وقت کا ایک نقطہ' ہے، اور ان تین سنگِ میلوں میں سے پہلا اور آخری مایوسی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ پہلے اور دوسرے سنگِ میل کے درمیان ایک واضح 'عرصہ' وقت ہے، اور دوسرے اور تیسرے نقطہ وقت کے درمیان بھی ایک واضح 'عرصہ' وقت ہے۔ لفظ "disappointment" 'چھوٹا ہوا وقت مقررہ' کے تصور سے نکلا ہے اور اپنی تعریف میں 'وقت کے ایک نقطے' پر زور رکھتا ہے۔ آدھی رات بھی ایک مخصوص وقت ہے۔ یہ پوشیدہ تاریخ تین نقاط وقت پر مشتمل دکھائی گئی ہے جنہیں دو عرصہ ہائے وقت ایک دوسرے سے جدا کرتے ہیں: 'وقت انتظار' اور 'ساتویں مہینے کی تحریک'۔

پوشیدہ تاریخ کا پہلا نشان راہ ایک مایوسی کی نشاندہی کرتا ہے اور آخری نشان راہ بھی ایک مایوسی کی نشاندہی کرتا ہے۔ لہذا پہلی مایوسی سے لے کر آخری مایوسی تک پیش گوئی کا ایک پوشیدہ سلسلہ ہے جو تمام اصلاحی خطوط کی طرح انہی تین مراحل پر مشتمل ہے۔ اس پر الفا اور اومیگا کی مہر بھی ہے، کیونکہ وہ تین حروف جو 'سچ' بناتے ہیں ان تین نشان راہ سے مطابقت رکھتے ہیں جو مایوسی سے شروع ہوتے اور مایوسی پر ختم ہوتے ہیں۔ سات گرجوں کے اندر موجود وہ پوشیدہ تاریخ وہی سچائی ہے جس کی مہر یہوداہ کے قبیلے کا شیر اس وقت کھول رہا ہے۔

یوحنا میں جس عبارت پر ہم غور کر رہے ہیں، اس کا تعارف پچھلے باب میں آخری عشائے سے ہوتا ہے، جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ان چار ابواب کا پیغام کھایا جانا ہے۔ یہ چار ابواب گنسمنی کی طرف روانگی پر ختم ہوتے ہیں۔ بیانہ کھانے کے عمل سے لے کر اس لمحے تک کی پیش رفت میں وقوع پذیر ہوتا ہے جب صلیب کا بحران شروع ہوتا ہے۔ نبوی اعتبار سے ان چار ابواب کا تناظر اُس آخری پیغام کو متعین کرتا ہے جسے عدالت سے پہلے کھایا جانا ہے۔ جو پیغام عدالت کے اختتام تک لے جاتا ہے، وہی پیغام ہے جس کی مہر کتابِ مکاشفہ میں عدالت کے بند ہونے سے بالکل پہلے کھول دی جاتی ہے۔

شاگرد اور یسوع نبوتی تاریخ کے اس مقام پر ہیں جہاں انہیں تاخیر کے زمانے سے آگاہ کیا جا رہا ہے۔ ملرائٹ تاریخ میں خداوند نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا تاکہ نصف شب کی پکار کے پیغام کی سمجھ پیدا ہو سکے، لیکن وہ سمجھ جس نے سموئیل سنو کے پیغام کو جنم دیا، ملرائٹوں کو یہ بھی بتاتی تھی کہ وہ دس کنواریوں کے تاخیر کے زمانے میں تھے۔ شاگرد ابھی ابھی آخری شام کا کھانا کھا چکے تھے، اور جب وہ اس پیغام پر غور کر رہے تھے تو یسوع نے یوحنا کی انجیل کے چار ابواب میں اس تاخیر کے زمانے کی وضاحت کی۔

سیموئل سنو کی فہم کو مضامین کے ایک سلسلے کی صورت میں دستاویزی شکل دی جا سکتی ہے، جنہوں نے اُس آخری فہم کو مرتب کیا جو "نصف شب کی پکار" کے پیغام کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ جب اُس کا پیغام تشکیل پا رہا تھا، تو اُس نے اسے کیمپ میٹنگز کے ایک سلسلے میں بھی پیش کیا۔ مضامین کا یہ سلسلہ، جو کیمپ میٹنگز تک پہنچنے کا باعث بنا، بالآخر اُسے ایگزیکٹو کیمپ میٹنگ تک لے گیا، جو چھ دن جاری رہی۔ نبوتی اعتبار سے "نصف شب کی پکار" کا پیغام وقت کے ساتھ بتدریج ترقی پاتا ہے۔ یوحنا کے چار ابواب اُس نبوی تاریخ میں واقع ہوتے ہیں جہاں یہ پیغام ترقی پا رہا ہوتا ہے۔

یوحنا کے چار ابواب میں روح القدس کے کام کو تین مراحل کے طور پر بیان کیا گیا ہے: گناہ کے بارے میں قائل کرنا، راستبازی اور عدالت۔ یہ تین مراحل سات گرجوں کے اندر مضمربہ پوشیدہ تاریخ کے تین سنگِ میل بھی ہیں۔

تو بھی میں تم سے سچ کہتا ہوں: تمہارے لیے یہ مفید ہے کہ میں چلا جاؤں، کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تمہارے پاس نہ آئے گا؛ لیکن اگر میں چلا جاؤں تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور جب وہ آئے گا تو دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں ملزم ٹھہرائے گا: گناہ کے بارے میں اس لیے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے؛ راستبازی کے بارے میں اس لیے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں اور تم مجھ پر نہ دیکھو گے؛ عدالت کے بارے میں اس لیے کہ اس دنیا کے سردار پر عدالت ہو چکی ہے۔ میرے پاس ابھی بہت سی باتیں ہیں جو میں تم سے کہوں، مگر تم اب انہیں برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ، یعنی روح حق، آئے گا تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ دکھائے گا؛ کیونکہ وہ اپنی طرف سے نہ بولے گا بلکہ جو کچھ وہ سنے گا وہی کہے گا، اور وہ تمہیں آنے والی باتیں بتائے گا۔ وہ میری تمجید کرے گا، کیونکہ وہ جو میرا ہے اسے لے کر تم پر ظاہر کرے گا۔ یوحنا 16:7-14

میلرائیٹ تاریخ میں، یسوع آدھی رات کی پکار پر ٹھہراؤ کے وقت کو ختم کرنے کے لیے واپس نہ آئے۔ اُس نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا اور روح القدس کو اُنڈیل دیا یا بھیجا۔ روح القدس، جسے تسلی دینے والا کے طور پر پیش کیا گیا ہے، مایوسی کو دور کرنے آیا۔ وہ اُن لوگوں کو تسلی دینے کے لیے آیا جو منتخب کیے گئے تھے، لیکن ایک ناکام پیش گوئی کی مایوسی سے حیران و پریشان تھے۔

ہم اس سے پہلے نشاندہی کر چکے ہیں کہ رسول یوحنا، حزقی ایل اور یرمیاہ تینوں کو ایک چھوٹی کتاب کھاتے ہوئے دکھایا گیا ہے جو منہ میں شہد کی طرح میٹھی ہے۔ ان تینوں نبیوں کے درمیان ایک بامقصد امتیاز ہے جو اکثر نظر انداز ہو جاتا ہے۔

حزقی ایل اُن لوگوں کی مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے جنہوں نے چھوٹی کتاب کھائی، اور جنہیں ایک پیغام دیا گیا ہے کہ اسے خدا کی برگشتہ کلیسیا تک پہنچائیں۔ حزقی ایل یہ ظاہر کرتا ہے کہ جو کتاب کھائی جاتی ہے وہ اُس کام کی نشاندہی کرتی ہے جسے بعد ازاں انجام دینا ہوتا ہے۔ وہ اُس پیغام کی نمائندگی کرتا ہے جو خدا کی سابقہ برگزیدہ قوم کو دیا گیا ہے۔ اس کا پیغام وہ چیز ہے جو سابقہ برگزیدہ قوم کو اُن گٹھوں میں باندھ دیتا ہے جو آگ کے لیے مقدر ہیں۔ یوحنا کے چار ابواب میں یسوع حزقی ایل کے کام کے مقصد کی نشاندہی کرتا ہے۔

وہ بات یاد رکھو جو میں نے تم سے کہی تھی کہ خادم اپنے آقا سے بڑا نہیں ہوتا۔ اگر انہوں نے مجھ ستایا ہے تو تمہیں بھی ستائیں گے۔ اگر انہوں نے میری بات مانی ہے تو تمہاری بات بھی مانیں گے۔ لیکن یہ سب کچھ وہ میرے نام کی خاطر تمہارے ساتھ کریں گے، کیونکہ وہ اسے نہیں جانتے جس نے مجھ بھیجا ہے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا اور ان سے کلام نہ کیا ہوتا تو ان کا گناہ نہ ہوتا، مگر اب ان کے گناہ کے لیے ان کے پاس کوئی عذر نہیں۔ جو مجھ سے نفرت کرتا ہے وہ میرے باپ سے بھی نفرت کرتا ہے۔ اگر میں نے ان کے درمیان وہ کام نہ کیے ہوتے جو کسی اور نے نہیں کیے تو ان کا گناہ نہ ہوتا، مگر اب انہوں نے دیکھا بھی ہے اور مجھ سے بھی اور میرے باپ سے بھی نفرت کی ہے۔ لیکن یہ اس لیے ہوا کہ ان کی شریعت میں جو لکھا ہے وہ کلام پورا ہو کہ انہوں نے بلا وجہ مجھ سے نفرت کی۔ لیکن جب وہ مددگار آئے گا جسے میں باپ کی طرف سے تمہارے پاس بھیجوں گا، یعنی سچائی کی روح جو باپ سے نکلتی ہے، وہ میری گواہی دے گا۔ یوحنا 15:20-26

حزقی ایل کی خدمت، جو اس وقت شروع ہوئی جب اُس نے کتاب کھائی، ایک ایسے پیغام کی پیشکش کی نمائندگی کرتی ہے جیسے رد کر دیا جائے گا، لیکن اس کا رد ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ خدا سے نفرت کرتے ہیں اور انہوں نے اپنی آزمائشی مدت کا پیالہ پوری طرح بھر دیا ہے۔

اور اُس نے مجھ سے کہا، اے آدمزاد، میں تجھے بنی اسرائیل کے پاس، ایک باغی قوم کے پاس بھیجتا ہوں جس نے میرے خلاف بغاوت کی ہے؛ انہوں نے اور اُن کے باپ دادا نے میرے خلاف یہاں تک کہ آج کے دن تک سرکشی کی ہے۔ کیونکہ وہ گستاخ اولاد اور سخت دل ہیں۔ میں تجھے اُن کے پاس بھیجتا ہوں، اور تو اُن سے کہے گا: خداوند خدا یوں فرماتا ہے۔ اور وہ چاہے سنیں یا نہ سنیں (کیونکہ وہ ایک

باغی گھرانہ ہیں)، تو بھی وہ جان لیں گے کہ اُن کے درمیان ایک نبی رہا ہے۔ حزقی ایل 2:3-5۔

حزقی ایل کی خدمت سابق عہد کے لوگوں کے خلاف ایک گواہی تھی، جیسے مسیح کی حجت کرنے والے یہودیوں کے خلاف تھی؛ چنانچہ حزقی ایل کا پیغام وہ آخری تنبیہی پیغام ہے جو سابق عہد کے لوگوں کو کھرپتوار کے گٹھر کی صورت باندھ دیتا ہے، جو ہلاکت کی آگ کے لیے مقدر ہیں۔

پھر میں نے تیسرا فرشتہ دیکھا۔ میرے ہمراہ فرشتے نے کہا، 'بولنا کہ اس کا کام۔ خوفناک ہے اس کا مشن۔ وہ ایسا فرشتہ ہے جو گندم کو جنگلی گھاس سے چن کر الگ کرے گا، اور آسمانی گودام کے لیے گندم پر مہر کرے گا، یا اسے باندھ دے گا۔ یہ باتیں پورے ذہن اور ساری توجہ کو اپنی گرفت میں لے لینی چاہئیں۔' ابتدائی تحریریں، ۱۱۸۔

چھوٹی کتاب کو کھانے سے جس کام کی نمائندگی ہوتی ہے، وہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب ایک قوی فرشتہ اپنے ہاتھ میں ایک چھوٹی کتاب لیے نازل ہوتا ہے۔ پہلے فرشتے کی تاریخ میں یہ واقعہ 11 اگست 1840 کو پیش آیا، اور تیسرے فرشتے کی تاریخ میں یہ 11 ستمبر 2001 کو پیش آیا۔ یہ دونوں تاریخیں اُن نبوتوں کی تکمیل کی نمائندگی کرتی ہیں جو بالترتیب دوسری خرابی سے متعلق اسلام اور تیسری خرابی سے متعلق اسلام کے بارے میں ہیں۔ اسی لیے یسعیاہ باب بائیس میں، جب وہ فلادلفیہ والوں اور لاودکیہ والوں کے لیے وادی رؤیا کے بحران کی تصویر بیان کرتا ہے، تو وہ یہ واضح کرتا ہے کہ لاودکیہ والے — یعنی 1840 میں پروٹسٹنٹزم کے برگزیدہ لوگ، اور 2001 میں ایڈونٹسٹ جو برگزیدہ تھے — "تیراندازوں کے ہاتھوں باندھے گئے تھے۔" بائبل کی نبوت میں تیرانداز اسلام ہیں، اور جب 1840 میں اور 2001 میں اسلام کی رویا پوری ہوئی، تو سابقہ برگزیدہ لوگوں نے اسلام کے بارے میں وہ نبوت رد کر دی جو حزقی ایل کی نمائندگی کرنے والوں نے پیش کی تھی۔ وہیں اور اسی وقت وہ بطور کھرپتوار باندھ دیے گئے۔ حزقی ایل کا کام یہ تھا کہ اُن کے "گناہ" پر پڑا ہوا "پردہ" ہٹا دے، جسے یسوع نے خدا سے عداوت کے طور پر پیش کیا ہے۔

وادی رؤیا کا بار۔ تجھے اب کیا ہوا ہے کہ تو ساری کی ساری چھتوں پر چڑھ گئی ہے؟ تو جو ہلچل سے بھرا ہوا، ہنگامہ خیز شہر، شادمان شہر ہے؛ تیرے مقتول نہ تلوار سے مارے گئے ہیں، نہ لڑائی میں مرے ہیں۔ تیرے سب سردار اکٹھے بھاگ گئے ہیں؛ تیراندازوں نے انہیں باندھ لیا ہے۔ جو جو تجھ میں پائے گئے ہیں—وہ جو دور سے بھاگ نکلے تھے—سب کے سب اکٹھے باندھے گئے ہیں۔ اشعیا 22:1-3۔

اور خدا اس لڑکے [اسماعیل] کے ساتھ تھا؛ وہ بڑا ہوا، بیابان میں رہا، اور ایک تیرانداز بن گیا۔ پیدائش 21:20۔

جہاں رؤیا نہیں، وہاں لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں؛ لیکن جو شریعت کی پابندی کرتا ہے، وہ خوش بخت ہے۔ امثال 29:18۔

یرمیاہ اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جنہوں نے اُس وقت کتاب کھائی جب ایک زور آور فرشتہ نازل ہوا جو اپنے جلال سے زمین کو روشن کرنے آیا تھا، لیکن جنہوں نے 1843 کی ناکام پیشگوئی کی مایوسی کا سامنا کیا۔ یرمیاہ نبوی طور پر یہ سوچتا ہے کہ کیا خدا نے جھوٹ بولا تھا۔ یہ حوالہ یرمیاہ کو حقوق باب دو سے جوڑتا ہے۔

میں اپنی چوکی پر کھڑا رہوں گا، اور خود کو برج پر قائم کروں گا، اور دیکھتا رہوں گا کہ وہ مجھ سے کیا کہے گا، اور جب مجھے ملامت کی جائے تو میں کیا جواب دوں گا۔ اور خداوند نے مجھے جواب دیا اور کہا، رویا کو لکھ اور اسے لوحوں پر صاف صاف لکھ دے، تاکہ دوڑنے والا بھی اسے پڑھ لے۔ کیونکہ یہ رویا ابھی ایک مقررہ وقت کے لیے ہے، لیکن انجام پر وہ بولے گی اور جھوٹ نہ بولے گی؛ اگرچہ وہ دیر کرے، تو اس کا انتظار کر، کیونکہ وہ ضرور آئے گی، وہ دیر نہ کرے گی۔ دیکھ، جس کا دل مغرور ہے اس میں راستی نہیں؛ لیکن راستباز اپنے ایمان سے زندہ رہے گا۔ حقوق 1:2-4۔

جان کو اُن لوگوں کی علامت کے طور پر استعمال کیا گیا جنہوں نے شیرینی اور تلخ مایوسی دونوں کا تجربہ کیا؛ یہ 11 اگست 1840 سے 22 اکتوبر 1844 تک کی پوری تاریخ کی نمائندگی تھی۔

اور میں فرشتے کے پاس گیا اور اس سے کہا، مجھے وہ چھوٹی کتاب دے۔ اور اس نے مجھ سے کہا، اسے لے اور کھالے؛ یہ تیرے پیٹ کو کڑوا کر دے گی، مگر تیرے منہ میں شہد کی مانند میٹھی ہوگی۔ پھر میں نے فرشتے کے ہاتھ سے وہ چھوٹی کتاب لے لی اور اسے کھا لیا؛ وہ میرے منہ میں شہد کی مانند میٹھی تھی، اور جیسے ہی میں نے اسے کھایا، میرا پیٹ کڑوا ہو گیا۔ مکاشفہ 10:9، 10۔

حزقی ایل نبوتی پیغام پیش کرنے کے اس کام کی نمائندگی کرتا ہے جو سابق برگزیدہ قوم کا باب بند کرتا ہے، جس کا آغاز اس وقت ہوا جب فرشتہ 11 اگست 1840 اور 11 ستمبر 2001 کو نازل ہوا۔

لیکن اے آدم زاد، جو کچھ میں تجھ سے کہتا ہوں اسے سن؛ تو اُس باغی گھرانے کی مانند باغی نہ بن؛ اپنا منہ کھول، اور جو میں تجھے دوں اسے کھا۔ اور جب میں نے دیکھا تو دیکھ، ایک ہاتھ میری طرف بھیجا گیا؛ اور دیکھ، اس میں ایک کتاب کا طومار تھا؛ اور اُس نے اسے میرے سامنے پھیلایا؛ اور اُس کے اندر بھی اور باہر بھی لکھا تھا؛ اور اس میں نوحہ، ماتم اور آہ و بکا لکھا تھا۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا، اے آدم زاد، جو کچھ تو پائے اسے کھا؛ اس طومار کو کھا، اور جا کر اسرائیل کے گھرانے سے کلام کر۔ پس میں نے اپنا منہ کھولا، اور اُس نے مجھے وہ طومار کھلا دیا۔ اور اُس نے مجھ سے کہا، اے آدم زاد، پیٹ بھر کر کھا، اور اپنے اندرون کو اس طومار سے بھر لے جو میں تجھے دیتا ہوں۔ تب میں نے اسے کھا لیا؛ اور وہ میرے منہ میں شہد کی مانند میٹھا تھا۔ حزقی ایل 2:8-3:3۔

یرمیاہ 11 اگست، 1840 سے لے کر آدھی رات کی پکار سے ذرا پہلے تک کی تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے۔

تیرا کلام مجھے ملا تو میں نے اسے کھا لیا؛ اور تیرا کلام میرے لیے میرے دل کی خوشی اور شادمانی بن گیا، کیونکہ میں تیرے نام سے پکارا گیا ہوں، اے خداوند خدائے افواج۔ میں ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلس میں نہ بیٹھا، نہ خوش ہوا؛ میں تیرے ہاتھ کے باعث تنہا بیٹھا، کیونکہ تو نے مجھے غضب سے بھر دیا ہے۔ میرا درد دائمی کیوں ہے، اور میرا زخم ناقابل علاج کیوں ہے، جو شفا پانے سے انکار کرتا ہے؟ کیا تو بالکل میرے لیے جھوٹے کی مانند ہوگا، اور ان پانیوں کی مانند جو ناکام پڑ جاتے ہیں؟ پس خداوند یوں فرماتا ہے: اگر تو لوٹ آئے تو میں تجھے پھر لے آؤں گا، اور تو میرے حضور کھڑا ہوگا؛ اور اگر تو ردی میں سے نفیس کو جدا کرے تو تو میرے منہ کی مانند ہوگا؛ وہ تیری طرف لوٹیں، لیکن تو ان کی طرف نہ لوٹنا۔ اور میں تجھے اس قوم کے لیے ایک مضبوط پیتل کی فصیل بنا دوں گا؛ وہ تیرے خلاف لڑیں گے مگر تجھ پر غالب نہ آئیں گے، کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں تجھے بچانے اور چھڑانے کے لیے، خداوند فرماتا ہے۔ اور میں تجھے شہد کی مانند ہونے کے ہاتھ سے چھڑا دوں گا، اور میں تجھے زور آوروں کے ہاتھ سے فدیہ دے کر چھڑاؤں گا۔ یرمیاہ 15:16-21

یرمیاہ ہماری موجودہ تاریخ اور پیغام کی نمائندگی کرتا ہے۔ موجودہ پیغام "آدھی رات کی پکار" کا پیغام ہے، جو بتدریج اُس مرحلے پر ترقی پا رہا ہے جب یرمیاہ کی نمائندگی کرنے والے خدا کے لوگ "غضب" سے "بھردیے گئے"، یہ سمجھتے ہوئے کہ ان کا "درد" "دائمی" ہے اور ان کا "زخم ناقابل علاج"—ایک ایسا زخم جو کبھی شفا پانے والا نہیں تھا۔ وہ "ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلس" سے جدا ہو چکے ہیں۔ وہ اب "خوشی" نہیں مناتے جیسے کہ اُس وقت جب انہوں نے پہلی بار کتاب کھائی تھی اور وہ ان کے "دل" کی "شادمانی" بنی تھی۔

لیکن اس حالت والوں کے لیے نصیحت موجود ہے۔ "اگر تو لوٹ آئے" اور نیز "اگر تو خبیث میں سے قیمتی کو جدا کرے" تو خدا ان کی طرف لوٹ آئے گا۔ عبرانی میں اس مقام پر "میں تجھے پھر لاؤں گا" کے الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ اس کی طرف لوٹ آئیں تو خدا ان کی طرف لوٹ آئے گا۔

پس خدا کے تابع ہو جاؤ۔ ابلیس کی مخالفت کرو تو وہ تم سے بھاگ جائے گا۔ خدا کے نزدیک جاؤ تو وہ تمہارے نزدیک آئے گا۔ اے گنہگارو، اپنے ہاتھ پاک کرو، اور اے دو دل والے، اپنے دلوں کو پاک کرو۔ دکھ اٹھاؤ، ماتم کرو اور روؤ۔ تمہاری پنسی ماتم میں اور تمہاری خوشی غمگینی میں بدل جائے۔ خداوند کے حضور فروتن ہو جاؤ تو وہ تمہیں سرفراز کرے گا۔ یعقوب 7:4-10۔

اگر وہ خدا کے نزدیک آئیں گے تو وہ ان کے نزدیک آئے گا۔ اگر وہ یہ باتیں کریں گے، تو وہ خداوند کے 'حضور کھڑے' ہوں گے اور وہ خدا کے 'منہ' ہوں گے۔ مزید یہ کہ وہ یرمیاہ (ہمیں) ہدایت دیتا ہے کہ وہ اپنی قوم کو 'بدکاروں' کے مقابل ایک 'قلعہ بند کانسی کی دیوار' بنا دے گا اور اس کے بعد 'بیت ناک' لوگ ان کے خلاف جنگ چھیڑیں گے جن کی نمائندگی یرمیاہ کرتا ہے۔ 'بدکار' دانی ایل میں متی کی 'نادان کنواریوں' کی نمائندگی کرتے ہیں۔ 'بیت ناک' اتوار کے قانون کے بحران کے دوران جدید بابل کے تین گنا اتحاد کی نمائندگی کرتا ہے۔

تین نبیوں کی گواہیاں سب ایک ہی تاریخ کو موضوع بناتی ہیں، لیکن وہ اسی تاریخ کے تین مختلف پہلوؤں پر بات کرتی ہیں۔ یرمیاہ ان لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جنہوں نے ابھی ابھی پہلی مایوسی کا تجربہ کیا ہے، مگر ابھی تک نصف شب کی پکار کے سنگ میل تک نہیں پہنچے۔ ہم 18 جولائی 2020 سے اسی مقام پر ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم لوٹیں گے؟ اگر ہم لوٹ آئیں، تو ہم خداوند کے لیے "بولیں" گے عین اسی وقت جب ریاست ہائے متحدہ "اژدہا" کی مانند "بولے" گی۔

یرمیاہ جس تاریخ کی تصویر کشی کر رہا ہے، وہ ہماری موجودہ تاریخ ہے، اور یہی وہ تاریخ ہے جو سات گرجوں کے اندر تین پوشیدہ سنگ میلوں کے ذریعے نمایاں کی گئی ہے۔ یہ وہی تاریخ بھی ہے جس میں انجیل یوحنا کی عبارت کو نبوی طور پر رکھا گیا ہے، کیونکہ یوحنا کے چار ابواب کا زور روح القدس کے اس کام پر ہے کہ وہ یرمیاہ کو تسلی دے جو یہ سوال اٹھا رہا ہے کہ آیا اُس نے کسی جھوٹ پر ایمان تو نہیں لے لیا، اور کیا وہ پیغام جو ذاتی میں بہت میٹھا لگا تھا دراصل ایسا پانی تو نہیں جو آخر کار خشک ہو جاتا ہے۔

پس یرمیاہ 11 ستمبر 2001 سے لے کر 18 جولائی 2020 تک کی تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے، جب انتظار کا وقت شروع ہوا، جس کی نمائندگی اس کے بعد ساڑھے تین علامتی دنوں سے کی گئی۔ جب میں "علامتی" کہتا ہوں تو میری مراد وقت کی پیش گوئی سے نہیں ہے۔ میرا کہنا یہ ہے کہ 18 جولائی 2020 وہ وقت ہے جب دو گواہ، یعنی بائبل اور روح نبوت، قتل کیے گئے اور ان کی لاشیں مکاشفہ باب گیارہ میں ساڑھے تین دن تک سڑک پر چھوڑ دی گئیں۔

وس ود رازہ کی اے نہ پ ٹاٹ ہو روا، اگ سود رای تخا وک سوہاوگ ود ے نپا یم روا
 نی مزوج سیہ نادغارچ ود روا تخرد ےک نوتیز ود ہی۔ ےگ سیرک توبن ند ہٹاس
 نا وت ےہاچ ان اچ نہ پ ناصقن سیہ نا یئوک رگا روا۔ سیہ ےڑھک روضح ےک ادخ ےک
 یتید رک مسہب وک سونمشد ےک نا روا ےہ یتلکن گآ ےس ہنم ےک چرگا روا؛
 ےک نا۔ ےئاج ارام رپ روط یسا ہک ےہ مزال وت ےہاچ ان اچ نہ پ ناصقن سیہ نا یئوک
 شراب سیم سوندد ےک توبن یکن نا ہکات ےہ رای تخا اک ےنرک دنب نامسا ساپ
 بچ بچ روا؛ سید لدب سیم نوخ سیہ نا ہک ےہ رای تخا رپ سوی ناپ روا؛ ےس رب ہن
 رک متخ یہاوگ ینپا ہو بچ روا۔ سیرام وک نی مز ےس سوت فآ یک حرط رہ سیہاچ
 ،اگ ےرک یئائزل ےس نا ےہ اتلکن ےس ےہڑگ ےہاھتا وج ہدنرد ہو وت ےگ سی کچ
 یک رہش ےڑب سا سیشال یک نا روا۔ اگ ےرک لتق سیہ نا روا، اگ ےئآ بلاغ رپ نا
 ےرامہ ساہج، ےہ اتالہک رصم روا مودس رپ روط ینا حور وج یگ سیہر یڑپ سیم یلگ
 سوتما روا سونابز، سول یبق، سوموق روا۔ اھت ایگ ایک بولصم یہب وک دنوادخ
 وک سوشال یک نا روا ےگ سیہک ید سیشال یک نا کت ند نی ت ےہڑاس گول ےک
 ببس ےک نا ہو سیہ ےتہر رپ نی مزوج روا۔ ےگ سید ہن ےنہکر سیم سورب ق

یہ جی ھب ے فحت وک ے رسود کی روا ے گ ے یرک نشج روا ے گ ے یئانم ی شوخ
ہفشاکم۔ اہت ای د باذع وک ے ودنشاب ے ک ے نیمز ے ن سویبن ود نا ے کنویک، ے گ
11:3-10.

یرمیاہ کی حالت سے پیش کی گئی گواہی مایوسی کے بعد مگر آدھی رات کی پکار سے پہلے کے زمانے
میں واقع ہے۔ یرمیاہ کو آدھی رات کی پکار کے پیغام کی آواز بننے سے پہلے رجوع کرنا ضروری تھا۔ یہ آج
ہماری حالت ہے۔ یہ یوحنا کے ان چار ابواب کا بھی تاریخی پس منظر ہے جن پر ہم غور کر رہے ہیں، اور یہ
وہ تاریخ بھی ہے جس کی نمائندگی سات گرجوں کے اندر کی پوشیدہ تاریخ کرتی ہے۔

اگر ہم یوحنا کی چار ابواب پر مشتمل گواہی میں "تسلی دینے والے" سے متعلق روشنی پر غور کریں، تو
ہمیں وافر شواہد ملتے ہیں جن سے یہ پہچانا جاتا ہے کہ یہ بیان 18 جولائی، 2020، مایوسی اور انتظار کا
وقت، آدھی رات کی پکار کے اس منکشف پیغام، اور اتوار کے قانون کی آنے والی عدالت کے بارے میں
ہے۔ یہ ابواب پوشیدہ تاریخ کے نبوتی ڈھانچے پر استوار ہیں۔

اگر عنقریب آنے والے بحران میں ہمیں خدا کے منہ کی طرح ہونا ہے تو ہمارا کام اب یہ ہے کہ "نفیس کو
ردی سے الگ کریں"، اور جیسا کہ یعقوب اسی کام کی نشاندہی کرتا ہے، ہمیں "اپنے ہاتھ پاک کرو، اے
گناہگارو! اور اپنے دلوں کو پاک کرو، اے دو دل والو۔ غم کرو، ماتم کرو، اور روؤ: تمہاری ہنسی ماتم
میں بدل جائے، اور تمہاری خوشی اداسی میں۔ خداوند کے حضور اپنے آپ کو فروتن کرو، اور وہ تمہیں
بلند کرے گا" — نہایت قریب مستقبل میں ایک علم کی مانند۔

اور وہ قوموں کے لیے ایک جھنڈا قائم کرے گا، اور اسرائیل کے نکالے ہوئے لوگوں کو جمع کرے گا، اور
یہوداہ کے منتشر لوگوں کو زمین کے چاروں کونوں سے اکٹھا کرے گا۔ یسعیاہ 11:12.

ہم اگلے مضمون میں ان چار ابواب پر اپنے غور و خوض کا اختتام کریں گے۔